مُرقعِ شعرا

اردو کے دس قدیم ممتاز شعرا کے معتبر حالات اور مستند تصاویر

ایک ہم عصر مولّف کے قلم سے

مع پیش لفظ از حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

—— مرتبہ ——

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ ڈی لِٹ (اعزازی)

ممبر ساہتیہ اکاڈمی ہند

—— ناشر ——

دھومی مل دھرم داس چاوڑی بازار دہلی

مُرقعِ شعرا

اُردو کے دس قدیم ممتاز شعرا کے معتبر حالات اور مُستند تصاویر

ایک ہم عصر مولّف کے قلم سے

مع پیش لفظ از حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

—— مرتبہ ——

ڈاکٹر رام بابُو سکسینہ ڈی لِٹ (اعزازی)

ممبر ساہتیہ اکاڈمی ہند

—— ناشر ——

دھومی مل دھرم داس چاوڑی بازار دہلی

پہلی بار ۱۰۰۰

قیمت Rs. 100-00

فہرست شعرا

پروانہ لکھنوی	رائے جسونت سنگھ
تسلی لکھنوی	رائے ٹیکا رام
حسرت دہلوی	جعفر علی (استاد جرأت)
ضیا دہلوی	میر ضیاء الدین
فدوی لاہوری	مکند لال فدائی بیگ
قتیل فریدآبادی	دلوالی سنگھ محمد حسن
مصحفی امروہوی	غلام ہمدانی
مضطر لکھنوی	کرپا دیال سکینہ عرف کنور سین
مظہر دہلوی	مرزا جانِ جان
میر	میر محمد تقی

پیش لفظ

از قلم حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

مُرقع شعراء (نگارخانہ شعرائے اردو) و مثنویات میر بخط میر

فارسی شاعری کے قدر دانوں نے ایران اور ہندوستان میں ایسے تذکرے اور مرقع تیار کرائے تھے جن میں ہر شاعر کے حالات اور کلام کے ساتھ اسکی تصویر بھی کھنچوا کر شامل کی گئی تھی۔ شاہ عباس صفوی کے عہد کے مشہور مصور رضا عباسی کے حالات میں لکھا ہے کہ اُس نے اپنے عہد کے بڑے بڑے شاعروں کی تصویریں کھینچ کر ایک مرقع میں جمع کی تھیں۔ رضا عباسی کی بنائی ہوئی تصویریں بڑی تعداد میں یورپ کے قدر دانوں کو مل چکی ہیں۔ پیرس اسکی تصویروں کی نمائش اور خرید و فروخت کا مشہور بازار تھا۔ جو تصویریں لوگوں کو ملی ہیں، ان میں کئی تصویریں ایسی ہیں جنکی نسبت قیاس کیا جا سکتا ہے کہ شاید شعرا کی ہوں۔ مسٹر الیف۔ آر۔ مارٹن نے ایران، ہندوستان، اور ترکی کی قدیم تصویروں کا جو ضخیم مجموعہ تین جلدوں میں شائع کیا ہے، اس میں رضا عباسی کی یہ تصویریں دیکھی جا سکتی ہیں۔

شاہجہاں کے عہد کا ایک صاحب علم امیر ظفر خاں تھا، جو پہلے کابل کا پھر کشمیر کا گورنر ہوا۔ یہ خود بھی شاعر تھا اور شاعروں کا بہت بڑا مربّی اور قدر دان۔ مرزا صائب جب تک ہندوستان میں رہے، اُسی کے دامنِ دولت سے وابستہ رہے چنانچہ اُسکی مدح میں اُنکے قصائد ہیں!

کلاہ گوشہ بہ خورشید و ماہ می شکنم
بہ این غرور کہ مدحت گرِ ظفر خانم

اسی ظفر خاں کے حالات میں صاحبِ مآثر الامرا نے لکھا ہے کہ اُس نے شعرا کا ایک تذکرہ اس طرح کا تیار کرایا تھا کہ ورق کی ایک جانب شاعر کی تصویر تھی اور دوسری جانب اس کا کلام خود اُس کے قلم سے لکھا ہوا۔ صائب، کلیم، قدسی، سلیم وغیرہ کی تصویریں یقیناً اس تذکرہ میں ہونگی۔

معلوم ہوتا ہے کہ اردو شاعری کے بعض قدر دانوں نے بھی اس طرح کے باتصویر تذکرے مرتب کرائے تھے۔ چنانچہ ایک فارسی تذکرے کے چند اوراق ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کو مل گئے ہیں جنھیں دیکھ کر مجھے تعجب انگیز مسرت ہوئی۔ اس تذکرے میں یہ التزام کیا گیا تھا کہ ورق کی ایک جانب شاعر کی تصویر درج کی جائے، اور دوسری جانب مختصر حالات اور کلام۔ یہ وہی طریقہ ہے جو ظفر خاں نے اختیار کیا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ شاعر کا کلام اس کے قلم سے لکھا ہوا نہیں ہے۔ صاحب تذکرہ کا انتخاب ہے۔

افسوس ہے کہ یہ تذکرہ کے متفرق اوراق ہیں۔ ابتدائی اور خاتمہ کے اوراق ضائع ہو گئے، اس لئے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ تذکرہ کا مصنف کون ہے، کس زمانے میں مرتب کیا گیا اور کتنے شاعروں کی تصویروں پر مشتمل تھا؟ اوراق جو ملے ہیں، دس ہیں۔ اور حسب ذیل شاعروں کی تصویریں ان میں درج ہیں:۔

۱۔ فدوی لاہوری	۶۔ پروانہ
۲۔ مصحفی	۷۔ تسلّی
۳۔ حسرت	۸۔ میر تقی میر
۴۔ مرزا مظہر جانِ جاناں	۹۔ مرزا قتیل
۵۔ مضطر	۱۰۔ ضیاء

مضطر، پروانہ، اور تسلّی اُس عہد کے ہندو شعرا ہیں۔ ان کے حالات مصحفی کے تذکرہ میں بھی ملتے ہیں۔

اگر تذکرہ کے اِن اوراق میں اور کچھ نہ ہوتا۔ صرف میر تقی میر اور حضرت مرزا مظہر کی تصویریں ہوتیں، جب بھی انکی غیر معمولی قدر و قیمت کا ہمیں اعتراف کرنا پڑتا۔ کیونکہ اردو شاعری سے رسم و راہ رکھنے والا کون شخص ایسا ہو سکتا ہے جو میر صاحب اور مرزا صاحب کی زیارت کا خواہشمند نہ ہو۔

اسی بنا پر میں نے رام بابو صاحب سے کہا کہ وہ اِن اوراق کو پورے اہتمام کے ساتھ چھپوا کر شائع کر دیں تاکہ تمام اصحاب ذوق انکے مطالعہ سے خوش وقت ہو سکیں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اب یہ اوراق چھپ کر آ گئے ہیں، اور تمام تصویریں جس طرح اصل میں تھیں، ٹھیک اسی طرح نقل میں بھی نمایاں ہو گئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مجموعہ عام طور پر مقبول ہوگا۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلا سوال جو پیدا ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ اس تذکرہ کا مصنف کون ہے؟

مرزا مظہر جان جاناں کے حالات میں لکھا ہے:

"اس نگار خانہ میں صرف انھیں حضرات کے حالات اور تصویریں درج کی گئی ہیں، جن سے میں ذاتی طور پر دوستی کا رابطہ رکھتا ہوں یا کم از کم کبھی اُن سے ملاقات ہو گئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب اس دائرہ میں نہیں آتے تھے، لیکن چونکہ میرے بھائی چھیتر مل کے مرقع میں حضرت مرزا صاحب کی شبیہ دیکھی گئی جو انھوں نے بڑی کوشش سے بہم پہنچائی تھی، اسلئے میری طبیعت عقیدت اندیش نے یہ بات گوارا نہ کی کہ اس شبیہ سے یہ نگار خانہ خالی رہے چنانچہ اسے بھی درج کیا جاتا ہے۔"

اس بیان سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔

۱۔ اس تذکرہ کا نام غالباً "نگار خانہ" رکھا گیا تھا، جو ہر طرح سے موزوں ہے۔

۲۔ مصنف کے بھائی چھیتر مل نام کے ایک شخص تھے۔ یہاں بھائی کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حقیقی بھائی تھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رشتہ اور برادری کے بھائی تھے۔ بہر حال بھائی تھے، اور انھوں نے بھی وقت کے شاعروں کا ایک مرقع تیار کرایا تھا، اور مرزا صاحب کی تصویر بڑی کوشش کرکے حاصل کی تھی۔

۳۔ مصنف ہندو ہیں۔ کیونکہ انکے بھائی چھیتر مل تھے۔

پھر دوسری جگہ لالہ کنور سین مضطر کے حالات میں لکھا ہے:

"برادر بجان برابر عزیز کرپا دیال عرف لالہ کنور سین مضطر خلف دیوان دیبی پرشاد قوم کائستھ سکسینہ، فقیر سے بہت ربط رکھتے ہیں۔ یہ ربط محض قرابت ہی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ہم فنی کی وجہ سے ہے۔"

یہ تصریح بہت صاف اور غیر مشتبہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصنف کائستھ سکسینہ تھے کیونکہ صاف لکھتے ہیں کہ لالہ کنور سین قوم کائستھ سکسینہ سے میری قرابت ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ تقریباً کس عہد میں یہ تذکرہ مرتب ہوا ہوگا؟ مصنف نے مرزا مظہر کے حالات لکھے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ ۱۱۹۵ھ ہجری میں انھوں نے شہادت پائی، اس لئے ظاہر ہے کہ یہ تذکرہ اس زمانے کے بعد لکھا گیا ہے اور یہ عہد ایسا ہونا چاہیئے جبکہ مصحفی، حسرت، قتیل اور میر بقید حیات تھے۔ میر صاحب نے بڑی عمر پائی اور ۱۲۲۵ھ ہجری تک زندہ رہے۔ مگر دوسرے اشخاص اس سے پہلے انتقال کر چکے تھے۔ قیاس چاہتا ہے کہ یہ تذکرہ اٹھارویں صدی کے آخری برسوں یا انیسویں صدی کے اوائل میں مرتب کیا گیا ہو۔

تصویروں کو اس نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے کہ فن مصوری کی خوبیوں کے اعتبار سے انکا کیا درجہ ہے؟ کیونکہ جس زمانے میں یہ تصویریں کھنچوائی گئی ہیں، وہ ہندوستانی فن مصوری کے غایت درجہ تنزل کا زمانہ تھا، اور اعلےٰ درجے کے مصور ناپید ہو چکے تھے، ہندوستان میں کاغذی مصوری ہمایوں کے آخری عہد میں شروع ہوئی۔ جہانگیر کے عہد میں عروج کمال تک پہنچی۔ اور شاہجہاں کے عہد میں ختم ہو گئی۔ اسکے بعد جو مصوری رہی تھی، وہ فن کی مصوری نہ تھی، بازار کی مصوری تھی، اور ایسے ہی بازاری مصور لکھنؤ میں بھی تھے۔ بہر حال فن کے لحاظ سے یہ تصویریں جیسی کچھ بھی ہوں، لیکن نوعیت کے اعتبار سے خام کار مصوروں کی کھینچی ہوئی نہیں ہیں۔ پختہ قلم کی ہیں یعنے صاف معلوم ہوتا ہے کہ منجھے ہوئے ہاتھ سے نکلی ہیں۔

میر صاحب تصویر میں بوڑھے دکھائی نہیں دیتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چالیس پچاس برس کی عمر ہوگی۔ ڈاڑھی چڑھی ہوئی ہے، اور یہ اُس عہد کی عام وضع تھی۔ علما و مشائخ کے علاوہ بہت کم لوگ نیچی ڈاڑھیاں رکھتے تھے۔ لباس وہی ہے جو آصف الدولہ کے زمانے میں لکھنؤ کا تھا۔ نیچی چولی کا انگرکھا اور دوپلی ٹوپی۔

مولوی محمد حسین آزاد نے آبِ حیات میں میر صاحب کے ورود لکھنؤ کی ایک کہانی لکھی ہے جس میں انھیں وہی لباس پہنا دیا ہے جو میر انشا نے دریائے لطافت میں میر غفر غینی کے لیے تجویز کیا تھا یعنے پُرانے گھیر کا جامہ، پورے ایک تھان کا کمر بند، اور کھڑکی دار پگڑی سر پر۔ انھوں نے کوئی حوالہ نہیں دیا ہے کہ اس کہانی کا ماخذ کیا ہے؛ بظاہر یہ کہانی بھی انکے ذہن و تخیل کی ویسی ہی نقش آرائی ہے جیسی نقش آرائیاں انھوں نے جا بجا شاعروں کے حالات بیان کرتے ہوئے کی ہیں۔ میر صاحب نے اپنے قطعہ میں کہا تھا:

کیا بود و باش پوچھو ہو پورب کے ساکنو — ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے

اس شعر کو سامنے رکھکر انھوں نے ایک کہانی تیار کر لی کہ میر صاحب کی وضع قطع ایسی تھی جسے دیکھکر لوگوں کو بے اختیار ہنسی آ گئی تھی، حالانکہ شعر میں جو کہا گیا ہے کہ "ہنس ہنس پکار کے" تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ واقعی ہنس رہے تھے، محض اپنی اجنبیت کی حالت کو ظاہر کرنے کے لئے شاعرانہ طریقہ پر ایک بات کہدی ہے۔ بہر حال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کہانی اصلیت پر مبنی ہے یا محض ظن و گمان کی پیداوار ہے۔ اگر یہ واقعی کوئی اصلیت رکھتی ہو، تو پھر میر صاحب کی اس تصویر کو دیکھنے کے بعد ہم یہ خیال کر سکتے ہیں کہ جب وہ لکھنؤ آئے تھے تو قدیم وضع کے لباس میں تھے مگر قیام کے بعد انھوں نے وہی وضع اختیار کر لی تھی جو تصویر میں نظر آ رہی ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں ہندوستان کے اکابر مشائخ طریقت میں تھے، اور اس درجے کے آدمی تھے کہ حضرت شاہ ولی اللہ نے انکے علم و بصیرت کے بلند مقام کا اعتراف کیا تھا۔ وہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔ کہ میری نظر صرف ہندوستان کے اندر ہی محدود نہیں ہے بلکہ بلاد عرب و حجاز کی بھی خبر رکھتا ہوں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آج اس درجہ کی شخصیت ناپید ہے۔ شاہ صاحب کا یہ اعتراف دراصل اس حقیقت پر مبنی تھا کہ شاہ صاحب کی طرح مرزا صاحب بھی تقلید شخصی کی بندشوں سے آزاد ہو چکے تھے اور فکر و نظر کا مجتہدانہ ذوق رکھتے تھے ——— مرزا صاحب کا مقام اس سے بہت بلند تھا کہ شاعروں کی صف میں انھیں جگہ دی جاتی۔ لیکن انکے ذوق کی جامعیت نے انھیں اس میدان میں بھی سربلند کر دیا۔ وہ فارسی کے کہنہ مشق شاعر اور اردو شاعری کے مسلّم مصلح تھے، ہمیں انکی شاعری کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اسی کی بدولت ایک شاعر نے انکی تصویر ہم تک پہنچائی اور آج اس نگار خانہ میں ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کو میر صاحب کی ایک غیر مطبوعہ مثنوی خود اُنہی کے قلم کی لکھی ہوئی بھی مل گئی ہے اسے بھی وہ شائع کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلا سوال جو پیدا ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ اس تذکرہ کا مصنف کون ہے؟

مرزا مظہر جان جاناں کے حالات میں لکھا ہے:

"اس نگارخانہ میں صرف انھیں حضرات کے حالات اور تصویریں درج کی گئی ہیں، جن سے میں ذاتی طور پر دوستی کا رابطہ رکھتا ہوں یا کم از کم کبھی اُن سے ملاقات ہو گئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب اس دائرہ میں نہیں آتے تھے، لیکن چونکہ میرے بھائی چھتیرمل کے مرقع میں حضرت مرزا صاحب کی شبیہ دیکھی گئی جو انھوں نے بڑی کوشش سے بہم پہنچائی تھی، اسلئے میری طبیعت عقیدت اندیش نے یہ بات گوارا نہ کی کہ اس شبیہ سے یہ نگارخانہ خالی رہے چنانچہ اسے بھی درج کیا جاتا ہے۔"

اس بیان سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔

۱۔ اس تذکرہ کا نام غالباً "نگارخانہ" رکھا گیا تھا، جو ہر طرح سے موزوں ہے۔

۲۔ مصنف کے بھائی چھتیرمل نام کے ایک شخص تھے۔ یہاں بھائی کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حقیقی بھائی تھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رشتہ اور برادری کے بھائی تھے۔ بہرحال بھائی تھے، انھوں نے بھی وقت کے شاعروں کا ایک مرقع تیار کرایا تھا، اور مرزا صاحب کی تصویر بڑی کوشش کر کے حاصل کی تھی۔

۳۔ مصنف ہندو ہیں۔ کیونکہ انکے بھائی چھتیرمل تھے۔

پھر دوسری جگہ لالہ کنور سین مضطر کے حالات میں لکھا ہے:

"برادر عزیز کرپا دیال عرف لالہ کنور سین مضطر خلف دیوان دیبی پرشاد قوم کائستھ سکسینہ فقیر سے بہت ربط رکھتے ہیں۔ یہ ربط محض قرابت ہی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ہم فنی کی وجہ سے ہے۔"

یہ تصریح بہت صاف اور غیر مشتبہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصنف کائستھ سکسینہ تھے کیونکہ صاف لکھتے ہیں کہ لالہ کنور سین قوم کائستھ سکسینہ سے میری قرابت ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ تقریباً کس عہد میں یہ تذکرہ مرتب ہوا ہوگا؟ مصنف نے مرزا مظہر کے حالات لکھے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ ۱۱۹۵ھ ہجری میں انھوں نے شہادت پائی، اس لئے ظاہر ہے کہ یہ تذکرہ اس زمانے کے بعد لکھا گیا ہے اور یہ عہد وہ ہونا چاہیے جبکہ مصحفی، جرأت، قتیل اور میر بقید حیات تھے۔ میر صاحب نے بڑی عمر پائی اور ۱۲۲۵ ہجری تک زندہ رہے۔ مگر دوسرے اشخاص اس سے پہلے انتقال کر چکے تھے۔ قیاس چاہتا ہے کہ یہ تذکرہ اٹھارویں صدی کے آخری برسوں یا انیسویں صدی کے اوائل میں مرتب کیا گیا ہو۔

تصویروں کو اس نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے کہ فن مصوری کی خوبیوں کے اعتبار سے انکا کیا درجہ ہے؟ کیونکہ جس زمانے میں یہ تصویریں کھنچوائی گئی ہیں، وہ ہندوستانی فن مصوری کے غایت درجہ تنزل کا زمانہ تھا، اور اعلیٰ درجہ کے مصور ناپید ہو چکے تھے۔ ہندوستان میں کاغذی مصوری ہمایوں کے آخری عہد میں شروع ہوئی، جہانگیر کے عہد میں عروج و کمال تک پہنچی، اور شاہجہاں کے عہد میں ختم ہو گئی۔ اسکے بعد جو مصوری رہی تھی، وہ فن کی مصوری نہ تھی، بازار کی مصوری تھی، اور ایسے ہی بازاری مصور لکھنؤ میں بھی تھے۔ بہرحال فن کے لحاظ سے یہ تصویریں جیسی کچھ بھی ہوں، لیکن نوعیت کے اعتبار سے خام کار مصوروں کی کھینچی ہوئی نہیں ہیں۔ پختہ قلم کی ہیں یعنے صاف معلوم ہوتا ہے کہ منجھے ہوئے ہاتھ سے نکلی ہیں۔

میر صاحب تصویر میں بوڑھے دکھائی نہیں دیتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چالیس پچاس برس کی عمر ہوگی۔ ڈاڑھی چڑھی ہوئی ہے، اور یہ اُس عہد کی عام وضع تھی۔ علما و مشائخ کے علاوہ بہت کم لوگ نیچی ڈاڑھیاں رکھتے تھے۔ لباس وہی ہے جو آصف الدولہ کے زمانے میں لکھنؤ کا تھا۔ نیچی چولی کا انگرکھا اور دوپلی ٹوپی۔

مولوی محمد حسین آزاد نے آب حیات میں میر صاحب کے ورودِ لکھنؤ کی ایک کہانی لکھی ہے جس میں اُنھیں وہی لباس پہنا دیا ہے جو میرانشاء نے دریائے لطافت میں میر غفر غینی کے لیے تجویز کیا تھا یعنے بھُرے کپڑے کا جامہ، پورے ایک تھان کا کمربند، اور کھڑکی دار پگڑی سر پر۔ انھوں نے کوئی حوالہ نہیں دیا ہے کہ اس کہانی کا ماخذ کیا ہے؟ بظاہر یہ کہانی بھی اُنکے ذہن و تخیل کی ویسی ہی نقش آرائی ہے جیسی نقش آرائیاں انھوں نے جا بجا شاعروں کے حالات بیان کرتے ہوئے کی ہیں۔ میر صاحب نے اپنے قطعہ میں کہا تھا:

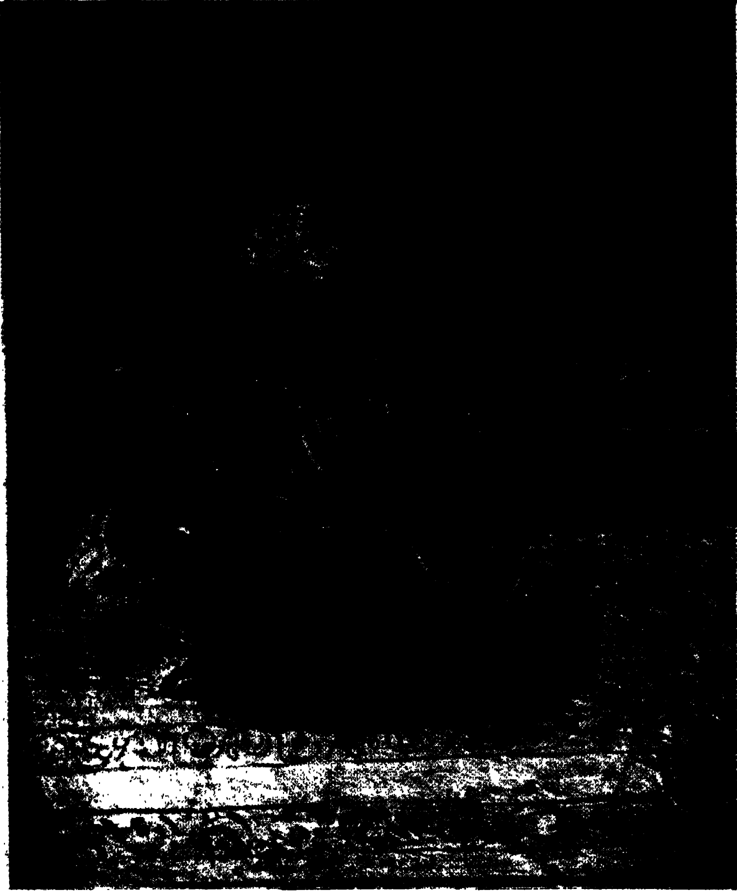
کیا بود و باش پوچھو ہو پورب کے ساکنو — ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے

اس شعر کو سامنے رکھکر انھوں نے ایک کہانی تیار کر لی کہ میر صاحب کی وضع قطع ایسی تھی جسے دیکھ کر لوگوں کو بے اختیار ہنسی آ گئی تھی، حالانکہ شعر میں جو کہا گیا ہے کہ "ہنس ہنس پکار کے" تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ واقعی ہنس رہے تھے، محض اپنی اجنبیت کی حالت کو ظاہر کرنے کے لئے شاعرانہ طرز بیان کی ایک بات کہی ہے۔ بہرحال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کہانی اصلیت پر مبنی ہے یا محض ظن و گمان کی پیداوار ہے۔ اگر یہ واقعی کوئی اصلیت رکھتی ہو، تو پھر میر صاحب کی اس تصویر کو دیکھنے کے بعد ہم یہی خیال کر سکتے ہیں کہ جب وہ لکھنؤ آئے تھے تو قدیم وضع کے لباس میں تھے مگر قیام کے بعد انھوں نے وہی وضع اختیار کر لی تھی جو تصویر میں نظر آ رہی ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں ہندوستان کے اکابر مشائخ طریقت میں تھے، اور اس درجے کے آدمی تھے کہ حضرت شاہ ولی اللہ نے اُنکے علم و بصیرت کے بلند مقام کا اعتراف کیا تھا۔ وہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔ کہ میری نظر صرف ہندوستان کے اندر ہی محدود نہیں ہے بلکہ بلاد عرب و حجاز کی بھی خبر رکھتا ہوں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آج اس درجہ کی شخصیت ناپید ہے۔ شاہ صاحب کا یہ اعتراف دراصل اس حقیقت پر مبنی تھا کہ شاہ صاحب کی طرح مرزا صاحب بھی تقلید شخصی کی بندشوں سے آزاد ہو چکے تھے اور فکر و نظر کا مجتہدانہ ذوق رکھتے تھے ــــ مرزا صاحب کا مقام اس سے بہت بلند تھا کہ شاعروں کی صف میں انھیں جگہ دی جاتی۔ لیکن انکے ذوق کی جامعیت نے انھیں اس میدان میں بھی سربلند کر دیا۔ وہ فارسی کے کہنہ مشق شاعر اور اردو شاعری کے مسلّم مصلح تھے۔ ہمیں انکی شاعری کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اسی کی بدولت ایک شاعر نے انکی تصویر بہم پہنچائی، اور آج اس نگارخانہ میں ہم اُسے دیکھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کو میر صاحب کی ایک غیر مطبوعہ مثنوی خود اُنہی کے قلم کی لکھی ہوئی بھی مل گئی ہے اسے بھی وہ شائع کر رہے ہیں۔

شہیدارائے کمالات فن
چوپردار سوزد بہ شمع سخن



پروانہ لکھنوی۔ رائے جسونت سنگھ

(شہیدِ ادائے کمالاتِ فن   چو پروانہ سوزد بہ شمعِ سخن)

[illegible] بنیاد و الا ہمت [illegible]
[illegible] آرایش [illegible] پرداختہ جوانے است شیرین حرکات و [illegible]
[illegible] ذات گوہر بخشش [illegible]
[illegible] از بسکہ اول اول [illegible] تمام [illegible]
[illegible] شعر فارسی ہمت برگماشت و [illegible] مختصر ترتیب داد اصلاح [illegible]
[illegible] گفتہ [illegible]
[illegible] ورد کاشش [illegible]
[illegible] دگرم روزگار [illegible] دیدہ [illegible]
[illegible] ذوق فارسی [illegible] زبان ہندی [illegible]
[illegible] بلکہ [illegible] ترتیب [illegible]
[illegible] بیش [illegible]
[illegible] زمانہ [illegible]
[illegible] ترتیب [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]

اے شوخ [illegible]   تصویر تیری آنکھ میں [illegible] گیا
[illegible] اس کے چہرے پہ [illegible]   [illegible] میں [illegible]
چار [illegible] دن میں [illegible] توبہ توڑ کر   [illegible]
اک دن [illegible]   [illegible] کوئی [illegible]

سرمایهٔ مروّت و فتوت، گنجینهٔ محبت و اخوت، نیک طینت، نیک نهاد، والاہمت [عالی] نژاد، کہ نام نامیش جیونت سنگھ و تخلص گرامیش پروانہ، جوانے است شیریں حرکات دلدادہ ابیست نیکو ذات - گوہر محبتش بہ رقاصهٔ پری رخسارِ گل اندام ہیرا نام ہمسلک شدہ - و گویند کہ ہمیں معشوقهٔ طناز سراپا ناز باعث موزونی طبع او شدہ بود - از بسکہ اوّل اوّل سکّہ ریختہ رواجے تمام و قبول عام نہ داشت بہ گفتن شعر فارسی ہمّت برگماشت - دیوانے مختصر ترتیب داد - اصلاح شعر از مرزا فاخر مکیّن میخواست - گفتہ اند کہ بہ میرزا سوء اعتقادے بہم رسانیدہ بود - بالجملہ بینہما تفاوتے است کالارض والسّماء - شوریدگئ درکلامش رو نمود بہ شیخ مصحفی رو آورد - مشارٌ الیہ مردے است کار آزمودہ، سرد و گرم روزگار چشیدہ، عسرت و عشرت دیدہ، زر ناقص العیار بر محک نیاوردہ، از پارس جانب ہندش برد و ذوق فارسی او را بزبان ہندی سپرد - رفتہ رفتہ مایل ریختہ گوئی شد و دستے پیدا کرد - بلکہ ہمہ گیری خود را بر امثال و اقران ہویدا کرد - محافل شعر و سخن ترتیب داد و چشندگان ذائقهٔ کلام را مائدہ پیش نہاد - بارہا شریک صحبت او شدم، براے العین مشاہدہ نمودم کہ فکر وے کمتر از سرافرازان زمانہ نیست و در فن ریختہ گوئی فرو تر از ہیچ یگانہ نیست -

بیتے چند از زبان وے گاہ و بیگاہ شنیدم و برشتهٔ ترتیب موجز کشیدم - ایں است

آئینہ ساں ہے صاحب جوہر کو زنگ غم
اس دور میں کہ عیب و ہنر دونوں ایک ہیں

اے شمع کچھ خبر ہے کہ شب بزم ناز سے
تصویر تیری آنکھ میں پروانہ لے گیا

دیکھتے ہی اُس کے چہرے پر بحالی آگئی
زعفرانی رنگ جو تھا اُس میں لالی آگئی

جا ملا رندوں میں پھر پروانہ توبہ توڑ کر
جب گھٹا گردوں کے اُوپر کالی کالی آگئی

دل داری — ایک دن دیکھا نہ تو عاشق کی غمخواری کرے
بیوفا تو ہی بتا کیا کوئی غم خواری کرے

تپ غم چو در جان محزں رود
زشعر تسلّی تسلّی شود



تسلّی لکھنوی۔ رائے ٹیکارام
(تپِ غم چو در جان محزون رود زشعر تسلّی تسلّی شود)

[illegible] مقام سعادت آثار برادر زادہ [illegible] سلمہ اللہ [illegible]

[illegible] گری نواب [illegible] تحریر [illegible] متصل [illegible] خود [illegible]

[illegible] شعر [illegible] گزاشته [illegible]

[illegible]

[illegible] واجب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پیدا [illegible] بوسہ ہے یک شعر کا اس کے [illegible]

عالی حوصلہ، بلند مقام، سعادت آثار، [رائے ٹیکا رام] برادر زادۂ لالہ بھولا ناتھ منصب دار دیوانی کچہری بخشی گری نواب وزیر عم فیضہ، وطن قدیم او متصل بہ اٹاوہ، مگر خودش در لکھنؤ، نشو و نما یافتہ۔ و از ابتدائے سن شعور پائے ہمت بر جادۂ نظم گذاشتہ، در پارسی پیش میرزا فاخر مکین و در ریختہ پیش میاں مصحفی زانوے ادب تہ کردہ۔ [اشعار] دلپذیر و سخنہائے بے نظیر دارد و بہ مجالس و محافل شعر و سخن تشریف خویش میرزا واجب انگارد۔ خوبرو و خوش خو، دلدادہ و دلجو ست۔ مراعات مہرہ بر ذمت ہمت خود لازم شمرد و براہل احتیاج [illegible] مہر طالع زرافشاں میکرد۔ با راقم حروف مواخات [illegible] باشد۔ خدایش در حفظ و امان خود نگاہ دارد۔ [illegible] اوراق پیشاں نگاشتہ می آید۔

یہ غرور اور یہ [illegible]ماد غلط — اس زمیں آسماں میں کچھ ہے
تو جو در پے ہوا ہے اس کے تئیں — میری جاں میری یاں میں کچھ ہے

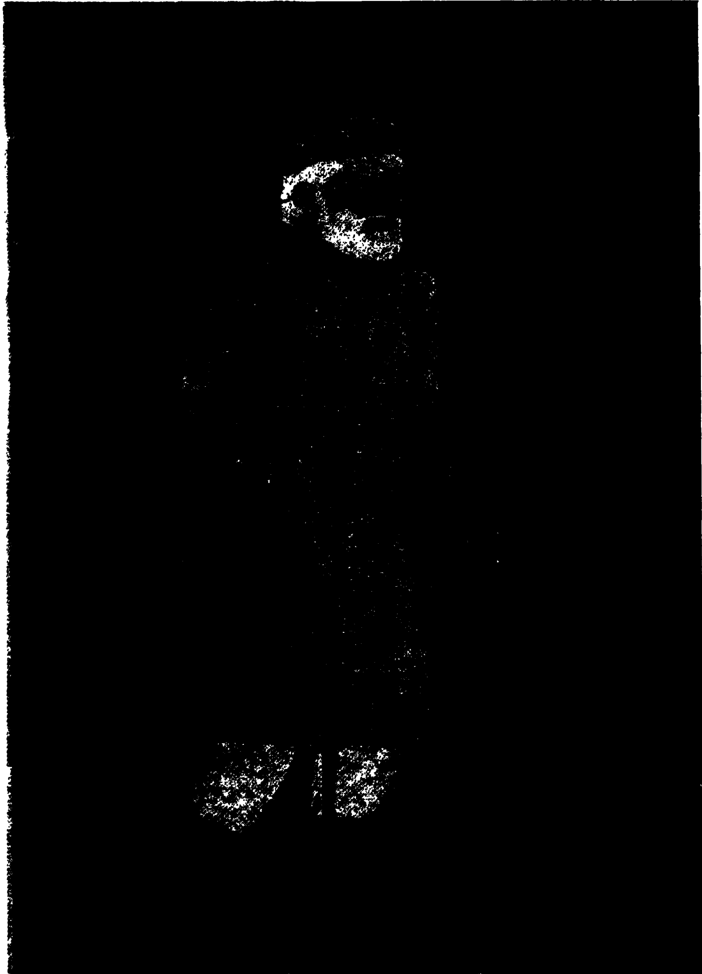
[illegible] اس کا نصیب کیا ہوگا — جس کا تو نے کہا کیا ہوگا
[illegible] سے تو نہیں ملتا — غیر نے کچھ سکھا دیا ہوگا

[illegible] جاتا ہے اس کے تئیں — کوئی وہ میرے ستانے سے باز آئے ہے
نہ جانے کیوں [illegible] غم خوار ہو گیا ناصح — یہ اور درد زمری جان کھائے جائے ہے
[illegible] ہمیں — کسی نے اتنا نہ پوچھا کہ کون آئے ہے

[illegible] ہے کافر — ایک جگ کا جہان ہے کافر
حور میں ہے نہ وہ پری میں ہے — تجھ میں جو آن بان ہے کافر
بھاگتا ہے مرے تصور سے — کس قدر بد گمان ہے کافر

کیا پوچھتے ہو حال تم اس بد نصیب کا — میں تو یہی کہوں گا برا ہو رقیب کا
دیتے اگر نہیں ہو تسلی کو تم کچھ اور — بوسہ ہی ایک شعر کا اس کے صلا ملے

وحیدِ زماں حسرتؔ خوش نہاد
کہ چوں او کس از بطنِ گیتی نزاد



حسرت دہلوی۔ جعفر علی استاد جرأت

(وحیدِ زمان حسرۃ خوش نہاد   کہ چون او کس از بطنِ گیتی نزاد)

[illegible] ابن [illegible] مشاہجہان آباد بود چون [illegible] کا [illegible] نایاب [illegible] مانند دوست

ازین رنگ بر [illegible] مجرم [illegible] حسرت تخلص اختیار کرد ترک وطن شعار کرد در [illegible] سید [illegible]

بہ صحبت [illegible] ساختہ ناگزیر چون صحبت [illegible] بر خود دالان [illegible] روزگار شمردہ [illegible] پیشہ

عطاری [illegible] وچون پیر شد نقش ازل دستگیر شد [illegible] بر [illegible] دنیاے گذران را گذاشتنی

انگاشت [illegible] از ہمہ برداشت و بہ [illegible] طلبیان [illegible] حسرت [illegible]

اے [illegible] ہست گفتہاے او [illegible] نزدیک دور چنانچہ [illegible]

[illegible] سانس بھی [illegible] نہیں دیتا | عجب کچھ رو بے ولیکن کہ دم لینے نہیں دیتا
قیبوں کے [illegible] خط کو نا [illegible] آیا | عزیزو کیا کہوں [illegible] سیرا کام کر آیا
بتاؤ تو [illegible] حسرت یہ تم نے روگ کیا پایا | جو یوں [illegible] بھیجے گھر کو مٹا ڈالا
فرشتہ کوئی بچا نہیں [illegible] | [illegible] نی الحقیقت [illegible]
ہوا [illegible] کے [illegible] | دل [illegible] دونون وقت [illegible]
دوستوں کا دیکھنا [illegible] | [illegible] اور [illegible]
[illegible] | دیکھا [illegible] بلاے ناگہانی کو

قطعہ

گل [illegible] اتفاقاً | حسرت [illegible]
[illegible] | بس [illegible] مر گئے ہم
[illegible] مانند [illegible] دیکھئے کہ کیا ہو | اپنا [illegible] گئے ہم
[illegible] کروگے | [illegible] دل [illegible] ہیں کیا یاد کروگے
[illegible] | [illegible] کیا کیجیے
[illegible] حسرت [illegible] | [illegible] کیجیے
[illegible] | خاموش [illegible]

نامش جعفر علی، ابن ابوالخیر، قدیم باشندۂ شاہجہان آباد بود۔ چنانچہ نیاگانش تا بہ آخر عمر ہمانجا ماندند و دست از زندگی برفشاندند۔ جعفر علی کہ حسرت تخلص اختیار کرد، ترک وطن شعار کرد و در بلدۂ لکھنؤ رسید۔ چندے بہ صحبت اغنیاے روزگار گزرانید۔ چوں صحبت پیشینہ برہم خورد، خود را از آزادگان روزگار شمرد۔ برخے بہ پیشۂ عطاری بسر برد۔ چوں پیر شد، فیض ازل دست گیر شد۔ ہمت بر تجرد گماشت، دنیاے گذراں را گزاشتنی انگاشت۔ دست از ہمہ برداشت و بہ مسجد بساطیان در چوک بہ اعتکاف نشست۔ حالش این [است] الی الیوم چنیں است۔ گفتہاے او مشہور بہ نزدیک و دور۔ چنانچہ از وست۔

مجھے تک سانس بھی یہ درد و غم لینے نہیں دیتا
عجب کچھ درد ہے دل میں کہ دم لینے نہیں دیتا

رقیبوں کے حوالے کر کے خط کو نامہ بر آیا
عزیز دکیا کہوں قاصد تو میرا کام کر آیا

بتاؤ تو میاں حسرت یہ تم نے روگ کیا پالا
جو یوں بیٹھے بٹھائے [اس] بھرے گھر کو مٹا ڈالا

خرقہ کوئی بچا نہیں اس ترک چشم سے
مارے بہت پڑے ہیں مسلماں علی الخصوص

ہوا سے بال اُن زلفوں کے رخساروں پہ ہٹتے ہیں
دل ہمیار اب اُٹھ بیٹھ دونوں وقت ملتے ہیں

دوستوں کا دیکھنا اس دور میں ہر دم کہاں
دم غنیمت ہے عزیز و تم کہاں اور ہم کہاں

کسے منظور تھا یوں تلخ کرنا زندگانی کو
و لے کیا کیجیے حسرت بلاے ناگہانی کو

قطعہ

کل روتے ہوئے جو اتفاقاً
حسرت کے مزار پر گئے ہم

پڑھتا تھا یہ شعر وہ تہِ خاک
بس سنتے ہی جس کے مر گئے ہم

واماندوں پہ دیکھیے کہ کیا ہو
اپنا تو نباہ کر گئے ہم

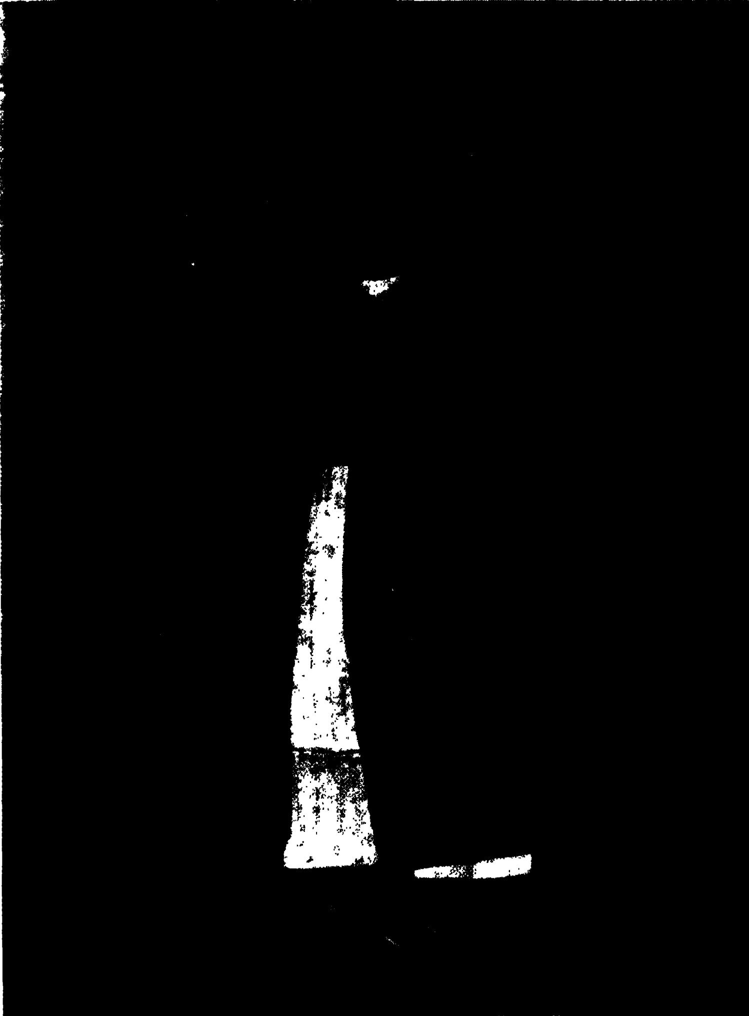
کس کا ہے وہ جی جس پہ یہ بیداد کروگے
لو ہم تمہیں دل دیتے ہیں کیا یاد کروگے

آشیاں ہی اُجڑ گیا اپنا
رہ کے اے باغباں کیا کیجے

مفت مرتا ہے غم سے حسرت نام
ایک بیکس جوان کیا کیجے

حسرت تری باتوں سے نکلتا ہے مراجی
خاموش ہو مت پڑھ بہت اشعار جدائی

ضیاے فلک مرتبت ذی شعور
ہویدا ز شعرش تجلیٔ طور



ضیا دہلوی - میر ضیاء الدین

(ضیائے فلک مرتبت ذی شعور   ہویدا ز شعرش تجلیٔ طور)

درخشندہ گوہر [illegible] سیادت خجستہ [illegible] سعادت [illegible] میر [illegible] [illegible] نک [illegible]
شاہجہاں آباد [illegible] بالفعل [illegible] عظیم آباد [illegible] عاشقی [illegible] اداے [illegible] ہونا گوں [illegible]
سخن [illegible] کلام [illegible] [illegible] سنج [illegible] و [illegible] ب [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] اشعار [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
جوان [illegible] امید کہ [illegible] زود از [illegible] باصر [illegible]

دل سے آب [illegible] [illegible] — [illegible] [illegible] گیا [illegible]

بستیوں [illegible] کا پتا — [illegible] [illegible] [illegible]

تو جو برساتا تھا جب [illegible] — دیدہ تو [illegible] جواب [illegible] برسنے لگا

[illegible] دیوانہ ہے اور کو دل بس [illegible] — عشق [illegible] کو بھی [illegible] اب [illegible]

میں نے کل پوچھا [illegible] دل [illegible] — [illegible] [illegible] بتلا [illegible]

وہ [illegible] [illegible] — [illegible] [illegible]

منہ جاتے دلی والوں [illegible] کیا [illegible] — [illegible] [illegible]

اب چلیں اپنی جستجو کے تئیں — [illegible] [illegible] ہیں ہم

[illegible] عشق ہم سے [illegible] — [illegible] [illegible] ہیں ہم

[illegible] نہیں [illegible] — [illegible] [illegible] مجھ [illegible]

آہستہ پاؤں رکھو [illegible] — [illegible] زمین [illegible]

[illegible] [illegible] ہوا [illegible] ہے — گل ہو کے رہ گئے ہیں [illegible]

درخشندہ گوہر بحر سیادت ، رخشندہ اختر برج سعادت ، مخلص بے ریا ، میر ضیاء الدین ضیا ، مولدش خاک پاک شاہجہان آباد و موطنش الحال پٹنہ عظیم آباد ۔ در عشق و عاشقی یگانہ ، در اداے مضامین گونا گوں فرد زمانہ ، سخن او بے مثال ، کلامش ماہ بدر کمال ، لطیفہ گو ، بذلہ سنج ، بے کدورت ، مرنجاں مرنج ۔ اشہب خامہ را بمیداں پارسی راندہ و ہم گلہائے خوش رنگ بزمین ہندی و ماندہ ۔ اشعار آبدارش از غایت شہرت احتیاج انتخاب نہ دارد ، مگر بسبب التزام چندے از آں بصفحۂ کاغذی می آرد ۔ سن شریفش بہ چہل و پنج رسیدہ ، مگر دیوان او ہنوز تدوین ندیدہ ۔ امید کہ ایں بہار زود از زود جلوہ آرائے باصرہ گردد ۔

دل کے اب ڈھونڈنے سے کیا ہوگا ۔۔۔ جل گیا ہوگا یا گیا ہوگا
بستیوں میں نہیں [ضیا] کا پتا ۔۔۔ جنگلوں کو نکل گیا ہوگا

لوہو برساتا تھا جب یہ دمبدم وہ دن گئے ۔۔۔ دیدۂ خونیں کچھ اب تو آگ برسانے لگا
قیس دیوانہ ہوا اور کوہکن جس سے موا ۔۔۔ عشق ہم کو بھی وہی اب کام فرمانے لگا

میں نے کل پوچھا [ضیا] سے دل کو کیدھر کھو دیا ۔۔۔ اس نے کوچے کو ترے بتلا کے ٹپ دے رو دیا

دو اشک گرم پر اب قادر نہیں رہے ہم ۔۔۔ رو رو کے پہلے ہم نے دریا بہا دئے ہیں

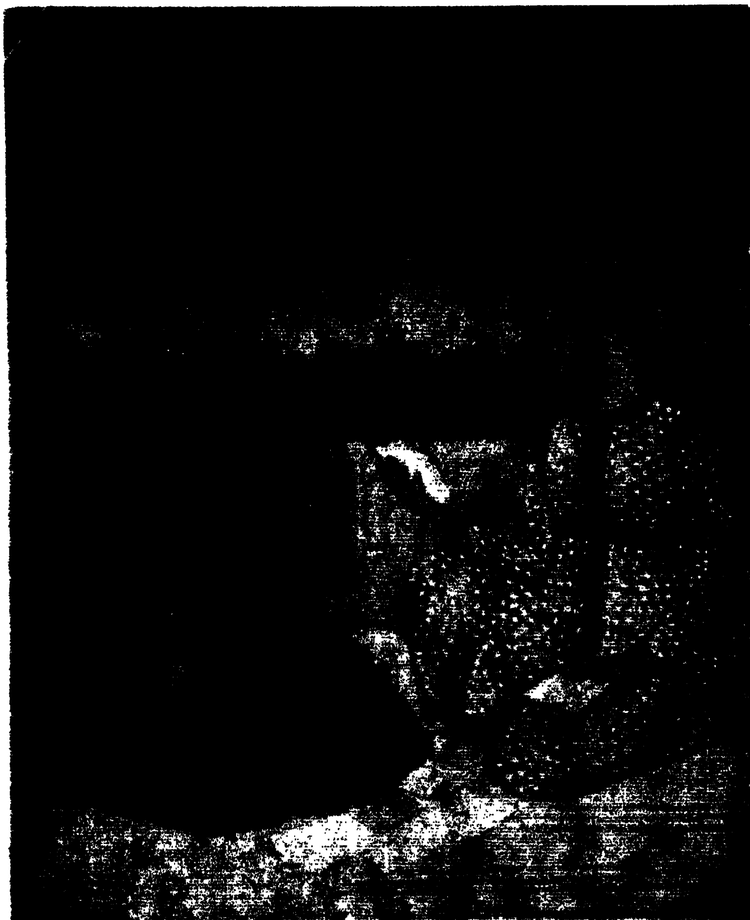
نہ جانے دلی والوں نے اسے کتنا ستایا ہے ۔۔۔ ضیا روتا و داناسا پھرا کرتا ہے صحرا میں

اب چلیں اپنی جستجو کے تئیں ۔۔۔ ڈھونڈھ کر اس کو تھک گئے ہیں ہم
جادۂ عیش ہم سے چھوٹ گیا ۔۔۔ چلتے چلتے بھٹک گئے ہیں ہم

مجھ سا بندہ نہیں خدائی میں ۔۔۔ ہاتھ سے اے صنم نہ کھو مجھ کو

آہستہ پاؤں رکھیو [اے] بو [سے] گل چمن پر ۔۔۔ سوتے ہیں اس زمیں میں نازک دماغ کتنے
دورِ خزاں میں یارب کیسی ہوا چلی ہے ۔۔۔ گل ہو کے رہ گئے ہیں گل کے چراغ کتنے

نه فدویست هرچند فدویست این
شناسندهٔ رمز معنیست این



فدوی لاهوری

(نه فدویست هرچند فدویست این شناسندهٔ رمز معنیست این)

مرزا فدوی [illegible] الاصل است خود گفتہ کہ از سر سابق خود [illegible] کہ در ایام جاہلیت
بادو سے موسوم [illegible] شرم دارم و حالا کہ بہ لقا اسلام آمدہ بہ فدائی بیگ موسوم ہوں [illegible]
بنی آدم ۔ دعوی دار شعور [illegible] ۔ و مضامین طلب [illegible] اوست ۔ بہ [illegible] آمد شعرا
[illegible] بیگ [illegible] اسلام بس [illegible]
کاوش [illegible] زبان خاص و عام رسیدہ ۔ بہ مجلس [illegible]
مہربان [illegible] ۔ [illegible] از بعضی [illegible]
مزاج [illegible] خاص دارد [illegible] خود نمی شمارد [illegible]
بہ بہ [illegible] گوئی و قطعہ گوئی [illegible] طبع [illegible]
اہل [illegible]

[illegible] بھی ستوں [illegible]

[illegible]	[illegible] کیا [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] جفا شعاروں [illegible]	[illegible]
کیسے [illegible]	[illegible] بھرتے پھرتے
[illegible] نہیں اور [illegible]	[illegible] مرتے [illegible]
[illegible] خوشی ہے [illegible]	بارے بھی تجھ سے جو کہتے ہیں تو [illegible]
[illegible] تو موسم خزاں [illegible]	اک [illegible] جاتی رہی بہار
[illegible] گلوں کی یاد سے [illegible] ایک بار	آکر گئیں بھی ستانی [illegible] بہار

مرزا فدوی لاہوری الاصل است - خود گفتہ کہ از اسم سابق خود، مکند لال، کہ در ایام جاہلیت باوے موسوم بودم، شرم دارم، و حالا کہ بہ بقعۂ اسلام آمدہ بہ فدائی بیگ موسوم، بر زبانش نمی آرم - دعویٰ دار شعر ریختہ و مضامین رطب و یابس نتیجۂ اوست - بر سر آمد شعرا مرزا رفیع طرح محاربہ و مجادلہ انداختہ طرف شد و فیمابین ہجو ہاے رکیک بمیان آمدہ - از بس امارد پرستی کارش برسوائی کشیدہ و افسانہاے بیربطی او بزبان خاص و عام رسیدہ - بہ مجلس نواب مہربان خاں رند و امیر الامرا ضابطہ خاں ہم دخلے یافتہ - و از بعضے جاہا بہ سبب برہم زدگی مزاج اُمرا نادیدنی ہا دیدہ - بہ شعر ریختہ ربطے خاص دارد و واحدے را ہمسر خود نمی شمارد - والحق بہ بدیہہ گوئی و قطعہ گوئی بر عجب و غرور خویش برہانے ساطع - چندے زادہاے طبع او براے اہل نظر مہیا دارم و مے نگارم - بر خود می لرزم کہ مبادا انتخاب مناسب طبع نازکش نہ افتد -

مجھ پہ یہ ظلم یہ جفا باعث
کچھ تو میں بھی سنوں بھلا باعث

تجھ کو ایفا ہی جب نہ تھا منظور
وعدہ پھر کیوں کیا تھا کیا باعث

غیر سے مل کے کیا ملا تجھ کو
ستم ایجاد کچھ بتا باعث

مت ان جفا شعاروں [سے] کچھ بات کیجیو
غصے میں پھر رہے ہیں یہ ظالم بھرے ہوئے

کیسے جینے کی توقع ہو بھلا اے فدوی
عمر آخر ہوئی پیمانہ ہی بھرتے بھرتے

سرد آہیں بھی تھیں اور درد بھی تھا دل میں بہت
بچ گیا رات کو شیدا ترا مرتے مرتے

نے ہمیں تاب خموشی ہے نہ یار[ا] ے سخن
بات بھی تجھ سے جو کہتے ہیں تو ڈرتے ڈرتے

کی آنکھ بند دیکھا تو موسم خزاں کا تھا
اک فرصت نگاہ میں جاتی رہی بہار

غافل گلوں کی یاد سے رکھا نہ ایک پل
آ آ کے قید میں بھی ستاتی رہی بہار

ذکی و ادیب و فہیم و عقیل
عروس سخن راست بسمل قتیل



قتیل فرید آبادی — دلوالی سنگھ / محمد حسن

(ذکی و ادیب و فہیم و عقیل   عروسِ سخن راست بسمل قتیل)

مرزا قتیل نام اصلیش محمد حسن تخلص او قتیل گویند که اصلش او از [illegible] آباد [illegible] تبعات

شاهجهان آباد بوده و در خانه صاحب دولت که درگاهی مل نام داشت بعرصهٔ شهود

وجود قدم گذاشت و قدری عمر گرانمایه که [illegible] طفلی [illegible] بوده باشد تخم تالیف گلستان

به مزرع دل کاشت [illegible] [illegible] بنا به ضلالت [illegible]

پیش برنیامد [illegible] توفیق [illegible] بحلقهٔ اسلام آمد [illegible] دیار [illegible] معموره

کابلی که جائیست [illegible] عیش [illegible] چندی بعیش

دلی گذرانید [illegible] بعد [illegible] الامارت لکهنو [illegible] املا و انشا درست کرده بود

اکثری [illegible] ایمان [illegible] تلمذ [illegible] گرده [illegible]

[illegible] زبان فارسی [illegible] والسنت و طرز نگارش

[illegible] والسنت [illegible] دست و قلم [illegible] بر دست کارآمد

[illegible]

[illegible] از اشعار [illegible] ریخته [illegible] گاه [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] ریخته [illegible] بیرون [illegible]

بسیار چندی اشعار [illegible] آورده [illegible] نظر [illegible]

اُس [illegible] کی کیا بات ہے آدھی اِدھر آدھی اُدھر

جیسے یہ کالی رات ہے آدھی اِدھر آدھی اُدھر

سجدہ کرو ہو مردوں کو تم [illegible] ان میں [illegible] تمھاری زبان میں

[illegible] عشق [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] وہ [illegible] ہے ابھی جلے ہیں [illegible]

مرزا قتیل - نام نامیش محمد حسن تخلص او قتیل - گویند کہ اصل او از فرید آباد من توابعات شاہجہان آباد بود و در خانۂ صاحب دولت کہ درگاہی مل نام داشت بعرصۂ شہود وجود قدم گذاشت - وقدرے عمر گرانمایہ، کہ از عہد طفلی بیروں نہ باشد، تخم تالف گذشتگان بہ مزرع دل کاشت، یعنی بہ دین پیشیناں خود ماند و اشہب زندگی بہ بادیۂ ضلالت راند - پسے بر تیامد کہ برہمنونی توفیق ازل بہ حلقۂ اسلام آمد - زاد بوم و اقربا را گسیں کرد بہ معمورۂ کاپی، کہ جائیست مطبوع - رسید و شربت عیش مصاحبت نواب عماد الملک چشید - چندے بہ خوش دلی گذرانید - من بعد بہ بیت الامارت لکھنؤ رخت کشید - از بسکہ املا و انشا درست کردہ بود اکثرے از اہالیان شہر زانوے تلمذ تہ کردہ عقیدتمندانہ خدمتہا کردند - و الحق کہ در عبور کتب درسیۂ فارسیہ نظیر خود نداشت - قواعد زبان فارسی را کما حقہ مے دانست و طرز نگارش او بہ فصیحان زمانہ می مانست - تصنیف ہائے مفیدہ از دست و قلم وے برے کار آمد بہ نظم فارسی دستے داشت و ہمت بر ترتیب دیوان گماشت - اہل ذوق نقل ہائیش بر داشتند - برخے از اشعار آبدار ریختہ ہم از و سرزدہ - گاہے بہ خاطر احباب بہ مجالس رنگین شعر ریختہ چیزے میخواند - از احباب و اصحاب آفرین ہائے می شنود - بندہ دو بار بہ ملاقات او سر فراز گشتم - ریختہ اش از بیاض او بیروں نہ رفتہ - بسعی بسیار چندے اشعار فراہم آوردہ بد بیتہ الناظرین می سازم -

اُس زلف کی کیا بات ہے آدھی اِدھر آدھی اُدھر
پھیلی یہ کالی رات ہے آدھی اِدھر آدھی اُدھر

زندہ کرو ہو مردوں کو تم ایک آن میں
عیسیٰ کا معجزہ ہے تمہاری زبان میں

دستے سب جو چل رہے ہیں اشارات پر ترے
اُتریں گے پورے عشق کے تجھ امتحان میں

کیسے کیسے چلے جلے ہیں ہم
وہ کہے ہے ابھی بھلے ہیں ہم

شناسائے رمز جلی و خفی
حق آگاہ روشن رواں مصحفی



مصحفی امروہوی۔ غلام ہمدانی

شناسائے رمز جلی و خفی   حق آگاہ روشن رواں مصحفی

آتش [illegible]

آتش غلام [illegible] مولوی محمد [illegible] مولدش [illegible] اکبر [illegible] دهلی [illegible]

[illegible] بزرگوار [illegible] سعد [illegible] عرش [illegible] چهار [illegible] نظم [illegible] تابع [illegible]

[illegible] فن شعر [illegible] لاکن [illegible] آزاد [illegible] قدیم [illegible] مردانه [illegible]

[illegible] مشق [illegible] نکته [illegible] تر [illegible] تا [illegible]

و اکثر [illegible] و فرما [illegible] اکثر [illegible] زبان [illegible] و بجنسه [illegible] شعر [illegible]

[illegible] خود [illegible] ریخته و پارسی ترتیب [illegible] تصانیف

[illegible] نظام [illegible] رشید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں [illegible] بہار کا

[illegible] چمک [illegible] کے [illegible]

جو تو اے مصحفی باتوں کو [illegible] تو کہیں [illegible] ہووے گا

[illegible] پریشان [illegible] کیا [illegible]

آتش [illegible] کو آہ مری [illegible] کیا ہے اب

[illegible] لیلیٰ کا محمل نہیں [illegible] ایک [illegible] منزل نہیں [illegible]

جب کبھی تیغ نکالے ہے وہ قاتل [illegible] سب سی پہلے [illegible]

[illegible] پھرتا ہوں بھٹکتا [illegible] تاریک ہے اور [illegible] راہ نہیں

[illegible] طالع [illegible] سمجھو مگر [illegible] کے [illegible]

اسیر [illegible] گئے [illegible] کیا بہار آئی [illegible]

ہاں کچھ سبب خدا نے [illegible]

نامش غلام ہمدانی ابن مولوی درویش محمد برد اللہ مضجعہ، مولدش قریۂ اکبرپور من توابعات دہلی و مسکن خود و بزرگوارانش قصبۂ امروہہ۔ عمرش قریب شصت و چہار۔ لالی نظم آبدارش بے شمار۔ تا لیع یکے از موجدان و ماہران فن شعر نیست، لاکن آزادانہ بر ہر جادۂ دشوار قدم میگزارد و بہ سعی مردانہ طے میکند۔ پختہ مشق، زود گو، نکتہ سنج، طرز گفتارش آسان تر مگر زمین ہاے سنگلاخ۔ تلامذۂ او بسیار و اکثرش منقاد و فرماں بردار۔ با اکثر ابناے زمان و معاصران خود الفتے و محبتے دارد۔ اکثرے را از آں زمرہ ہمپایہ و ہمتاے خود می انگارد۔ دیوان ہاے ریختہ و پارسی ترتیب دادہ و بعضے تصانیف نایاب مثل تذکرۂ نوادر مصحفی محفوظ و مصئون دارد۔ کلام بلاغت نظام او بیش از بیش بہ درویش رسیدہ۔ چندے از آں براے انتخاب گزیدہ، شامل و داخل این نگارخانۂ بدیع گردید۔

برہم زن تقریر نہیں پیر و جواں کا ... جوں غنچہ میں عقدہ ہوں پر اپنی ہی زباں کا

زلفوں کی برہمی نے برہم جہان مارا ... پلکوں کی کاوشوں نے سینوں کو چھان مارا

بلبل خوش صفیر ہوں گلشن روزگار کا ... کچھ میں نشید خواں نہیں زمزمۂ بہار کا

ہاے اس کا ہمک کے اٹھ جانا ... جیسے بجلی چمک کے اٹھ جانا

جو تو اے مصحفی راتوں کو اس شدت سے رووے گا ... تو میری جان پھر کیونکر کوئی ہمسایہ سووے گا

یوں سر کے بال اس کے پریشان ہیں تمام ... گویا کسی کے مرنے کا ماتم کیا ہے اب

آتش کدوں کو آہ مری سرد کر چکی ... دل بے گھمنڈ قصد جہنم کیا ہے اب

کس راہ گیا لیلی کا محمل نہیں معلوم ... ہے یاد یہ ایک او رہمیں منزل نہیں معلوم

جب کبھی تیغ نکالی ہے مرے قاتل نے ... سب سے پہلے میں ہی میدان میں جا بیٹھا ہوں

کوچۂ زلف میں پھرتا ہوں بھٹکتا کب کا ... شب تاریک ہے اور ملتی نہیں راہ کہیں

بیدار ہیں طالع انہیں لوگوں کے جو ہرگز ... پاؤں پہ ترے رکھ کے سر اپنا نہ اٹھائیں

اسیر مر گئے لاکھوں قفس کدے کے قریب ... کہا تھا آ کے کسی نے بہار آئی ہے

مصحفی عشق کا اب نام نہ لے ... جان رکھی ہے خدا نے تیری

بہ ا وبہ نام وبہ ہمت جواں
شفیق دلی مفطر خوش بیاں



مضطر لکھنوی [illegible]

(بہ [بخت] وبہ نام وبہ ہمت جوان شفیق [illegible] مضطر خوش بیان)

[illegible] برد [illegible] شرف دارخت گو ہر عزیز کہ پایاں [illegible] ۵۰ خلف دیوان -

دیکھ پر شاہ قوم کا بیٹھ سکے [illegible] آوازِ صبا - الفت شعلہ سوز سخن آتی ہوئی [illegible] دارد و معتقد [illegible] -

و جوان پارسی [illegible] ہی سے [illegible] - و [illegible] معاش [illegible] دربار سرکار ذی اقتدار مشاغل گونا

گوں دارد [illegible] کاملی [illegible] داشت [illegible] قدیم [illegible]

بہ ذوق [illegible] و کتب [illegible] سیر [illegible] و دفتر ہا از اشعار [illegible] یاد گرفتہ - از بس [illegible] کہ [illegible]

[illegible] یاد [illegible] آئینہ [illegible] گرفتہ [illegible] نمی دہند - ہر کلام [illegible] مردان [illegible]

[illegible] کردند جواب [illegible] یافتند - [illegible] قرابت [illegible]

[illegible] تمام دارد [illegible] وطن [illegible] تعلیم [illegible] سکندر [illegible] شاہزادہ [illegible]

[illegible] سید [illegible] کلامش [illegible] ہمان [illegible] شعر [illegible] ریختہ

و فارسی ترتیب دادہ [illegible] تذکرہ ہندی گویان [illegible] چندے از اشعار [illegible]

[illegible] کے خدائی [illegible]

ناتوانی کی زمانے میں دہائی ہے [illegible]

اب [illegible] دلدار کے اوپر گدائی کیجے
بن سکے تو کچھ دنوں بخت آزمائی کیجے

کہاں [illegible] کہ [illegible]
بہت دن زندگی کر [illegible]

[illegible] ناصح
تو [illegible] سے اب تو دل [illegible]

[illegible] تو [illegible]
میری ہی خطا تھی [illegible]

[illegible] مرا کیا کام [illegible]
[illegible] جا کر [illegible]

[illegible] کو [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

برادر بجاں برابر، دُرج شرافت را رخشندہ گوہر، عزیز کرپا دیال عرف لالہ کنور سین مضطرؔ خلف دیوان دیبی پرشاد، قوم کایستھ سکسینہ، کہ از آوانِ صبا الی الحال شعلہ سوز سخن سنجی در سینہ دارد و مضامین نو بہ نو بزبان پارسی و ہندی می نگارد۔ و با وصفے کہ بہ سبب معاش و کار و بار سرکار ذی اقتدار مشاغل گونا گوں دارد، لحظہ از فکر شعر غافل نمی گذارد۔ و در یادداشت کلام استاذۂ جدید و قدیم ضرب المثل۔ اوقات بہ ذوق مطالعہ و کتب بینی بسر بُردہ و دفتر ہا از اشعار [پارینہ] یاد گرفتہ۔ ازیں است کہ حریفاں چوں باہم بیاویزند با وی آمیزند و سند از و گرفتہ بہ حریفاں جواب می دہند۔ بر کلام او مردماں حسد برند و ایراد ہا کردند، جواب ہا یافتند و مایوسانہ خجلت زدہ نشستند۔ با فقیر نہ از راہ قرابت، بل بسبب ہم فنی، ربطے تمام دارد۔ چوں گاہے بہ وطن مالوف لکھنؤ معاودت میکند، اوقات شبانروزی بہ ہم نشینی می گذارد۔ عمرش قریب چہل و ہشت رسیدہ باشد۔ کلامش از نظر اُستاد زمانہ میاں مصحفی گزشتہ۔ دیوانے از ریختہ و فارسی ترتیب دادہ۔ در فکر نوشتن تذکرۂ ہندی گویان بسر می برد۔ چندے از اشعار او انتخاب زدہ بر می نگارم

پھرتے ہی اُس دشمن جاں کے خدائی پھر گئی
میرے نالوں کی زمانے میں دہائی پھر گئی

اب درِ دلدار کے اوپر گدائی کیجیے — بن سکے تو کچھ دنوں بخت آزمائی کیجیے

کہاں ہے موت سے کہہ دو کہ آوے — بہت دن زندگانی کر چکے ہم

.جو ہونی تھی ہوئی وہ بات ناصح — تری باتوں سے اب تو ڈر چکے ہم

خنجر تو گلے پر مرے وہ پھیر رہا تھا — میری ہی خطا تھی کہ مری چشم بھر آئی

مضطرؔ مرا کیا کام [کیا] آہِ رسا نے — دنیا میں یہ جا کر مجھے بدنام کرائی

اُس کے کوچے کی طرف جانا ہے — نامہ [بر] بر مجھے رحم آتا ہے

ملنے سے تو نہ ملنا ہی اچھا تھا آپ کا — چھُریاں جگر میں مار چلے تم بھلے ملے

خیالات عرفان را رہبر است
بہ اظہار حق میرزا مظہر است



مظہر دہلوی مرزا جان جاناں

(خیالات عرفان را رہبر است بہ اظہار حق میرزا مظہر است)

حالات [illegible] شہبا [illegible] بیگ [illegible] انتخاب [illegible] متعلق بلسان [illegible] است [illegible]

[illegible] ایشان دارم یا در حضور ایشان [illegible] اتفاق [illegible] دیگر [illegible]

[illegible] جلیلہ [illegible] آب حضرت [illegible] ایشان [illegible] تمام [illegible] الکلام

[illegible] رسانیدہ اند بنظر رسید [illegible] عقیدت [illegible] دیگر [illegible]

[illegible] خانہ [illegible] مظہر معروف [illegible] شہرت

حسب البیانی [illegible] مستند [illegible] خیالات [illegible]

اگرچہ [illegible] دو [illegible] ذات گرامی صفات [illegible] سالک [illegible]

لاہوت و ساعد مساعد ملکوت باشد [illegible] موسوم [illegible] است

چہ لاقدر [illegible] واقعت [illegible] توحید و تجدید باشد [illegible]

[illegible] تحصیل [illegible] خیالات شعر و ادب [illegible] تحریر [illegible] ساختم

[illegible] تیمن [illegible] فزا [illegible] مستند شہباد [illegible] شد جزاہ اللہ خیرا [illegible]

[illegible] باب [illegible]

[illegible] شکل [illegible] ان [illegible]

[illegible] تقدیر [illegible] عشق [illegible]

[illegible] حسرت [illegible] اپنا [illegible]

کوئی [illegible] اوسکا [illegible] مہربان [illegible]

کسی کے خون کا پیاسا [illegible] جان [illegible] سجن [illegible]

آتش کہو شرارہ [illegible] است اس [illegible] سوختہ کو دل [illegible]

مظہر [illegible] دل [illegible] کو [illegible] انتخاب ہے کسی میرزا کے ہاتھ [illegible]

[illegible]

هرچند حالاتے و شبیهاتے که درین نگارخانه انتخاب زده ام، متعلق به کسانے است که بذات رابطهٔ اتحاد به ایشان دارم، یا در حضور ایشان گاہے اتفاق ملازمت افتاده، مگر چون در رقع برادر چهره مل شبیهه صداقت مآب حضرت میرزا جان جانان، که اوشان بسمی نام و جهه مالاکلام بهم رسانیده اند، بنظر رسید، خاطر عقیدت مآثر نه خواست که اغماض کرده درگذرد. لامحاله به [illegible] درین نگارخانه نمودم. میرزاے موصوف به تخلص مظهر معروف، بزبان پارسی شهرت عذب [illegible] پیدا نشستند و گاہے بہمت والا رتبت بنظم خیالات ریخته می گماشتند. اگرچه شعر [illegible] شاعری دون مرتبهٔ اوست، چرا که ذات گرامی صفت [illegible] که سالک مسالک [illegible] از خیالات ژولیده، که موسوم به سخن است. [illegible] پیچ [illegible] [illegible] خیالات مشهورهٔ او به سلک تحریر منسلک ساختم. [illegible] ماه محرم سال هجری [illegible] زینت افزای مسند شهادت شد. جزاه الله خیرا لجزاء.

چلی اب گل کے ہاتھوں سے چلا کر آشیاں اپنا
نہ چھوڑا ہائے بلبل نے چمن میں کچھ نشاں اپنا

رقیباں کی نہ کچھ تقصیر ثابت ہے نہ خوباں کی
مجھے ناحق ستاتا ہے یہ عشق بدگماں اپنا

[illegible] کی رہ [illegible]
[illegible] ہو [illegible] اپنا گل اپنا باغباں اپنا

[illegible] ہے [illegible] خام
[illegible] دولت خواہ اپنا مظہر اپنا مہرباں اپنا

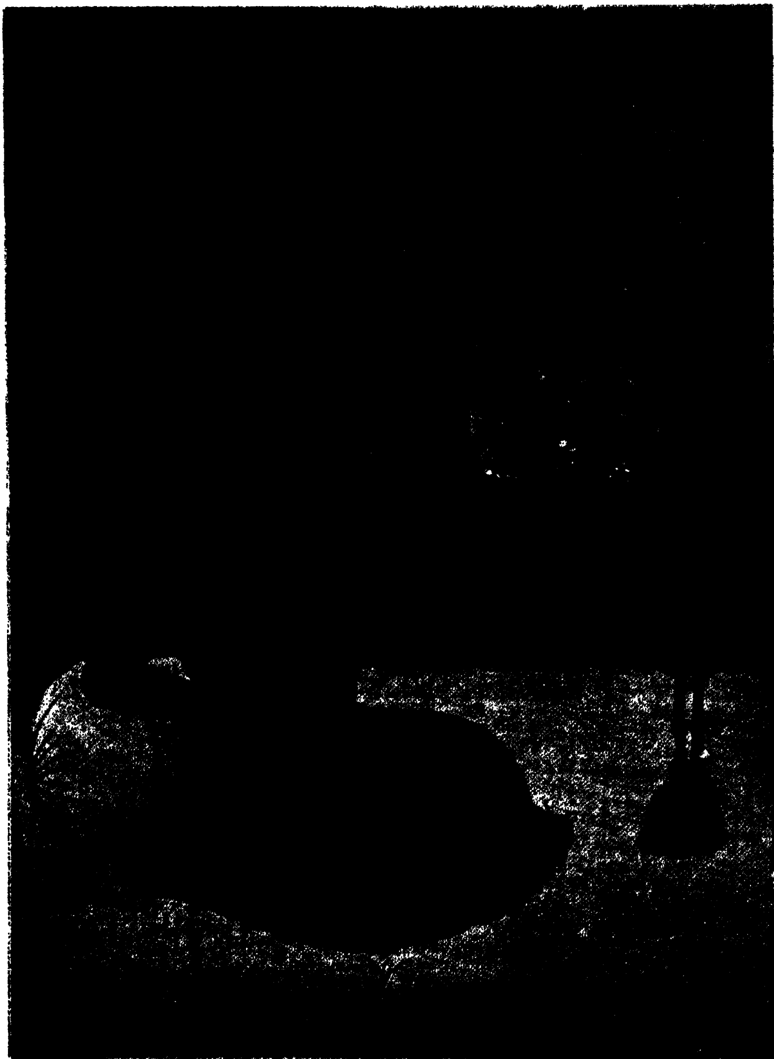
[illegible] خون [illegible] سا کسی کی جان کا دشمن
نہایت منہ لگایا ہے سجن نے بیڑۂ پاں کو

[illegible] کو [illegible] کو
مت اس ستارہ سوختہ کو دل کہا کرو

مقرر چھپا کے رکھ دل نازک کو اپنے تو
یہ شیشہ بیچتا ہے کسی میرزا کے ہاتھ

خدا کے واسطے اس کو نہ ٹوکو
یہی اک شہر میں قاتل رہا ہے

سخن گوئے مقبول شاہ و وزیر
فلک مرتبت میر روشن ضمیر



میر میر محمد تقی

(سخن گوئے مقبول شاہ و وزیر فلک مرتبت میر روشن ضمیر)

[illegible] مشهور زمانه در شعرگوئی یگانه [illegible] داد سخن [illegible]

بزرگ است و بزرگ دیده از جمله [illegible] گوشه عزلت [illegible] و در اکبرآباد [illegible] شاه جهان آباد

[illegible] بکام [illegible] استاد [illegible] [illegible] خیالات

[illegible] نازک [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کلام او [illegible] اشعار

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] ساقی [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[میر محمد تقی] اہل علم و فن مشہور زمانہ، در شعر گوئی یگانہ، وے دارد مستمند و عشقے دارد نژندے بزرگ است و بزرگ دیدہ، از ہمہ بُریدہ، گوشہ عزلت ورزیدہ، در اکبر آباد زادہ بہ شاہجہان آباد افتادہ، چندے بکام و ناکامی استاد من، بعدہ رو بجناب وزیر الممالک نہاد۔ کلامش منیع، خیالات او رفیع۔ مگر از بسکہ دماغش نازک اُفتادہ، سیادت او داد میرزا منشی دادہ، خاطر بہ ارباب سخن نہ نہد و جز بہ کلام برگزیدگان گوش نمی دہد۔ معرکۂ سخن چینی او دمبدم تازہ، و مطاعن اہل زمان در حق او بلند آوازہ۔ شورش کلام او فتنۂ خوست، اثر و نامہ گواہ اوست۔ لآلی اشعار آبدارش منتشر و ہمہ ہا را پیش نظر۔ نقوش چند بصفحۂ ضمیر مرتسم دارم، بہ ارژنگ خویش می نگارم۔

عیدِ آیندہ تک رہے گا گِلا — ہو چکی عید تو گلے نہ مِلا

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف — اے کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہُوا

اس کارواں سرا میں کیا بار میر کھولیں — یہاں کوچ لگ رہا ہے شام و سحر ہمارا

وصل و ہجراں یہ جو دو منزل ہیں راہِ عشق کی — دل غریب ان میں خدا جانے کہاں مارا گیا

بوئے گل اور رنگ گل دونوں ہیں دلکش اے نسیم — لیک بقدر ایک نگاہ دیکھئے تو وفا نہیں

گو رنے رخنہ بندیاں کر دیں — اب کہاں جائے میری رسوائی

کچھ میں نہیں اس دل کی پریشانی کا باعث — برہم ہی مرے ہاتھ لگا تھا یہ رسالا

اک چشمک پیالہ ہے ساقی بہارِ عمر — جھپکی لگی کہ دور یہ آخر ہی ہو چکا

دل کی خواہش ہو کسی کو تو کمی دل کی نہیں — اب بھی یہ جنس ہے پہ خریدار کہاں

ایک دن کنجِ قفس میں ہم کہیں رہ جائیں گے — بیکلی گل بن بہت رہتی ہے اب کے سال کچھ

نامے پہ لوہو رورو خط کھینچ ڈالے سارے — یہ میر بیٹھے بیٹھے تحریر کیا نکالی

کعبے میں جاں بلب تھے ہم دوری بتاں سے — آئے ہیں پھر کے یار واب کے خدا کے یہاں سے

[لی شست وشو بدن کی جب دن بہت سی اس نے — دھوئے تھے ہاتھ میں نے اس دن ہی اپنی جاں سے

"MURAQQA-I-SHUARA"

(ALBUM OF POETS).

This Album of eminent Urdu Poets, a fragment of a complete work now probably lost, is unique in many respects. It contains genuine portraits of poets who were literary celebrities and whose portraits were hitherto thought to be non-existent. There are Urdu verses of the well-known Persian poet, Qateel, a contemporary of Ghalib, which had uptil now remained untraced. That the Album is over a hundred years old and is attested by such internal evidence as the accounts of the poets in the Album, specially the accounts of Mushafi, Zia, Tika Ram Tasalli, and Muztar Lakhnavi; by the condition of the paper on which the portraits are painted and accounts written; the pigments, colours and ink used by the artist or artists; and the style of penmanship. Of these the most important are Mir, Mirza Mazhar, Mushafi, Qateel and Hasrat. The Album is prepared in the old and approved traditional style of the Royal Albums produced in the times of Shah Jahan and later Moghul Emperors—the portrait of the poet, a short biographical account and a brief selection of his verses. It should be of valuable interest to all lovers of Urdu Literature.

I am grateful to Maulana Abul Kalam Azad for contributing a Foreword and to the Governments of India, Pakistan and Uttar Pradesh for their encouragement and help in the publication of the Album. My thanks are due to Professor Masud Hasan Rizavi, of Lucknow, for assistance in reading the manuscript.

Popes Villa
Nainital, U. P.
1955.

Ram Babu Saksena.

6. "QATEEL" FARIDABADI—Diwali Singh or Dalwali Singh, Khattri, of Faridabad near Delhi,—changed his name to Mirza Mohammad Hasan after his conversion to Islam,—migrated to Delhi, Kalpi and Lucknow,—a great Persian scholar and poet and a redoubtable adversary of Ghalib,—his Urdu verses are a rarity.

7. "MUSHAFI" AMROHAVI—Ghulam Hamdani,—one of the greatest Urdu poets and literateurs of his age,—*ustad* of many eminent Urdu poets,—migrated to Delhi and then to Lucknow,—attached to the court of Prince Sulaiman Shikoh,—his poetical duels with Insha at Lucknow are well known,—a facile and prolific writer of Urdu verse,—has left two Persian *diwans* seven Urdu *diwans*, and three *tazkiras* of poets,—died in 1240 A.H.

8. "MUZTAR" LAKHNAVI—Kirpa Dayal Saksena, alias Kunwar Sen,—originally of Delhi and settled at Lucknow,—his ancestors occupied posts of dignity and honour,—he was Tahsildar of Dibai district Bulandshahr,—a pupil of Mushafi,—a scholar and a poet of distinction.

9. "MAZHAR" DEHLAVI—Mirza Jan-e-Jan—Shamsuddin, Mirza Jan-e-Janan,-a great *sufi*, a most eminent and talented poet of Urdu and Persian and a great influence,—was held in great veneration for his piety and poetic powers,—*ustad* of many distinguished poets,—was wantonly murdered in 1194 A.H. (1780A.D.)

10. "MIR"-MIR TAQI MIR—One of the greatest name in Urdu poetry,—beyond all praise,—migrated from Agra to Delhi and then to Lucknow,—attached to the court of Nawab Asafuddaulah,—the greatest master of Urdu *ghazal*,—died 1225 A.H.

TABLE OF CONTENTS

Poets (in alphabetical order).

First Edition 1000

Price Rs. 20/-

PRINTED AT THE

RAMA PRINTING WORKS

DELHI.

"MURAQQA-I-SHUARA"

(Genuine portraits of ten old and eminent poets of Urdu, with their reliable biographical accounts, and selection of their verses)

FROM THE PEN OF A CONTEMPORARY

WITH A FOREWORD

By

MAULANA ABUL KALAM AZAD

BY

Dr. RAM BABU SAKSENA

D. Litt. (honoris causa.)

MEMBER, SAHITYA AKADEMI, INDIA

Published by

DHOOMI MAL DHARAM D/

CHAORI BAZAR, DELHI.

1956

This Album of eminent Urdu poets is unique. It contains ten genuine portraits, in four colours, of Parwana Lakhnavi, Tasalli Lakhnavi, Hasrat Dehlavi, Zia Dehlavi, Fidvi Lahori, Qateel Faridabadi, Mushafi Amrohavi, Muztar Lakhnavi, Mazhar Jan-e-Jan Dehlavi, and Mir Taqi Mir. The Album is over a hundred years old and is attested by the accounts of the poets in the Album; the condition of the paper on which the portraits are painted and accounts written; the pigments, colours and ink used by the artist or artists; and the style of penmanship. The Album is prepared in the old and approved traditional style of the Royal Albums produced in the times of Shah Jahan and later Mughal Emperors—the portrait of the poet, a short biographical account and a brief selection of his verses. The portraits are also works of art. There are Urdu verses of Qateel, which are a rarity.

This epoch-making Album is published with a foreword of Maulana Abul Kalam Azad by the eminent scholar and foremost critic of Urdu **Dr. Ram Babu Saksena,** Member Sahitya Akademi, India, (National Academy of Letters), P.E.N. (England and India), Hindustani Academy; Author of History of Urdu Literature; Tanikh Adab-i-Urdu; European and Indo-Europeans poets of Urdu and Persian; Masnawyyat-i-Mir ba Khatt-i-Mir and other works. His forthcoming works are;

1. Symbolism and Literature with special reference to Languages of India (800 Pages).
2. Hindi Poetry of Urdu and Persian poets (800 pages).
3. Modern Urdu Literature 3 volumes.

PRICE Rs. 100-00

"MURAQQA-I-SHUARA"

(Album of Poets)

(Containing genuine four-coloured portraits of ten old and eminent poets of Urdu, with their reliable biographical accounts, and selection of their verses.)

FROM THE PEN OF A CONTEMPORARY

WITH A FOREWORD

By

MAULANA ABUL KALAM AZAD

BY

Dr. RAM BABU SAKSENA

D. Litt. (honoris causa.)

MEMBER, SAHITYA AKADEMI, INDIA

Published by

DHOOMI MAL DHARAM DAS

CHAORI BAZAR, DELHI.

1956